اللہ کے نام پر مانگنا اور ایسے کو دینا کیسا؟

ریفرنس نمبر: Sar 7288

تاریخ: 19-05-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض افراد مستحق ہوتے ہیں اور اللہ کا واسطہ دے کر یا اللہ کے نام پر سوال کرتے ہیں، جیسے: آپ کو اللہ کا واسطہ مجھے یہ دے دو یا اللہ کے نام پر مجھے پیسے دے دو وغیرہ وغیرہ، تو کیا ان کا اللہ کا واسطہ دے کر یا اللہ کے نام پر مانگنا اور انہیں دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ کا واسطہ دے کر یا اللہ کے نام پر صرف اخروی چیز کا ہی سوال کرسکتے ہیں، دنیوی چیز کا سوال نہیں کر سکتے اور اگر کوئی مستحق اللہ کا واسطہ دے کر یا اللہ کے نام پر دنیوی چیز کا سوال کر ہی لے، تو دینے والا اگر کوئی دینی یا دنیوی حرج نہ جانے، تو دینا مستحب و مؤکد ہے اور اگر دینے والا حرج جانے، تو دینے سے انکار کر سکتا ہے۔

اللہ کا واسطہ دے کر صرف اخروی چیز یعنی جنت کا سوال کرنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا یسئل بوجہ اللہ الا الجنۃ“ ترجمہ: اللہ کے واسطے سے سوائے جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الزکوۃ، جلد02، صفحہ127، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

اور اگر کوئی مستحق خدا کا واسطہ دے کر مانگے اور اسے دینے میں کوئی دینی یا دنیوی حرج بھی نہ ہو، تو دینے کے مستحب و مؤکد ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ملعون من سأل بوجہ اللہ و ملعون من سئل بوجہ اللہ ثم منع سائلہ مالم یسأل ھجرا“ ترجمہ: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے، پھر اس سائل کو نہ دے، جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

(المعجم الکبیر، جلد22، صفحہ377، مطبوعہ القاھرہ)

جامع ترمذی میں ہے: ”ألا أخبر کم بشر الناس؟ رجل یسأل باللہ ولا یعطي بہ“ ترجمہ: کیا میں تمہیں

بدترین انسان کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ شخص ہے کہ جس سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کیا جائے اور وہ سائل کو نہ دے۔
(جامع ترمذی، جلد03، صفحہ234، مطبوعہ بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"من سأل بالله فاعطى كتب له سبعون حسنة"
ترجمہ: جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھ مانگا جائے اور وہ دے دے، تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔
(کنز العمال، رقم الحدیث 16076، جلد06، صفحہ363، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

کسی حرج کی بنا پر نہ دینے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"من سألكم بالله فاعطوه وان شئتم فدعو" ترجمہ: جو تم سے خدا کا واسطہ دے کر مانگے، تو اسے دو اور اگر نہ دینا چاہو، تو اس کا بھی اختیار ہے۔ (کنز العمال، رقم الحدیث، 16294، جلد06، صفحہ407، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

بحر الرائق میں ہے:"ولو قال رجل لغيره: بحق الله أو بالله افعل كذا لا يجب عليه أن يأتي بذلك شرعا ويستحب أن يأتي بذلك" ترجمہ: اور اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اللہ کے واسطے یا اللہ کے نام پر تم یہ کام کرو، تو اس پر وہ کام کرنا شرعا واجب نہیں ہے، البتہ مستحب ہے کہ وہ کام کر دے۔
(بحر الرائق، جلد08، صفحہ235، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

تبیین الحقائق میں ہے:"ولو قال رجل لغيره بحق الله أو بالله أن تفعل كذا لا يجب عليه أن يأتي بذلك شرعا، وإن كان الأولى أن يأتي به" ترجمہ: اور اگر ایک شخص نے دوسرے کو اللہ کا واسطے دے کر یا اللہ کے نام پر کہا کہ تم یہ کام کر دو، تو اس پر شرعا کام کرنا واجب نہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ کام کر دے۔
(تبیین الحقائق، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، جلد06، صفحہ31، مطبوعہ قاہرہ)

در مختار میں ہے:"ولو قال لآخر بحق الله أو بالله أن تفعل كذا لا يلزمه ذلك وإن كان الأولى فعله"
ترجمہ: اگر کسی نے دوسرے کو اللہ کا واسطہ دے کر یا اللہ کے نام پر کہا کہ تم اس طرح کرو، تو اس پر کرنا لازم نہیں، اگرچہ کر دینا بہتر ہے۔ (درمختار، فصل فی البیع، جلد06، صفحہ397، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں:"علمائے کرام نے بعدِ توفیق و تطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر سوا اخروی دینی شے کے کچھ نہ مانگا جائے اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دے کر مانگے اور دینے والے کا اس شے کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہو تو مستحب و موکد دینا ہے، ورنہ نہ دے۔۔۔

اس تفصیل سے سب سوالات کا جواب واضح ہو گیا، جو خدا کا واسطہ دے کر بیٹی مانگے اور اس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہے یا دوسرا اس سے بہتر ہے، تو ہر گز نہ مانا جائے کہ دختر کے لیے صلاح و اصلح کا لحاظ اس بیباک سے اہم و اعظم ہے اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت و حالت اور سائل کے کیفیت و حاجت پر نظر درکار ہے، اگر یہ سائل قوی تندرست گدائی کا پیشہ ور، جوگیوں کی طرح ہے، تو ہر گز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے اور اسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے، دینے والا گنہگار ہو گا اور اگر صاحبِ حاجت ہے اور جس سے مانگا اس کا عزیز و قریب بھی حاجتمند ہے اور اس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرے، تو اقربا کی تقدیم لازم ہے، ورنہ بقدرِ طاقت و وسعت ضرور دے اور رُوگردانی نہ کرے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 25، صفحہ 215، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "بعض سائل کہہ دیا کرتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) کے لئے دو، خدا کے واسطے دو، حالانکہ اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے، ایک حدیث میں اسے ملعون فرمایا گیا ہے اور ایک حدیث میں بدترین خلائق اور اگر کسی نے اس طرح سوال کیا، تو جب تک بُری بات کا سوال نہ ہو یا خود سوال بُرا نہ ہو (جیسے مالدار یا ایسے شخص کا بھیک مانگنا جو قوی تندرست کمانے پر قادر ہو) اور یہ سائل مُتعنّت (بار بار سوال کر کے مشقت میں ڈالنے والا یعنی پیشہ ور بھکاری) ہو، تو نہ دے۔" (بہارِ شریعت، جلد 01، صفحہ 945، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مذکورہ بالا تفصیل مستحق شخص کے سوال کرنے کے بارے میں تھی اور اگر کوئی غیر مستحق شخص (جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانا موجود ہو یا اتنا کمانے پر قادر ہو) اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر مانگے یا بغیر واسطہ دیئے اپنے لیے مانگے، تو اس کا مانگنا اور اسے دینا، دونوں کام ناجائز، حرام و گناہ ہیں۔

غیر مستحق شخص کے لیے سوال کرنے کے حرام ہونے کے بارے میں مبسوط، فتح القدیر اور درمختار میں ہے:

واللفظ للآخر "ولا یحل ان یسأل شیئا من القوت من له قوت یومه بالفعل او بالقوة کالصحیح المکتسب، ویأثم معطیه ان علم بحاله لاعانته علی المحرم، ولو سأل للکسوة او لاشتغاله عن الکسب بالجهاد او طلب العلم جاز لو محتاجا" ترجمہ: جس کے پاس ایک دن کے کھانے کو ہے یا تندرست ہے کہ کما سکتا ہے، اُسے کھانے کے لئے سوال حلال نہیں اور جس کو اس کی حالت کا علم ہو تو حرام پر مدد کرنے کی وجہ سے ایسے شخص کو دینا بھی جائز نہیں اور اگر کپڑوں کے لیے سوال کرے یا جہاد یا علمِ دین حاصل کرنے میں مشغول ہو، تو سوال کرنا، جائز ہے اگر محتاج ہے۔ (درمختار شرح تنویر الابصار، جلد 3، صفحہ 306، 305، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "بے ضرورتِ شرعی سوال کرنا حرام ہے اور

جن لوگوں نے باوجودِ قدرتِ کسب (یعنی کمانے پر قادر ہونے کے باوجود) بلاضرورت سوال کرنا اپنا پیشہ کر لیا، وہ جو کچھ اس سے جمع کرتے ہیں، سب ناپاک وخبیث ہے اور ان کا یہ حال جان کر اس کے سوال پر کچھ دینا داخلِ ثواب نہیں، بلکہ ناجائز وگناہ اور گناہ میں مدد کرنا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ303، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

گناہ پر مدد کرنے کی ممانعت کے بارے میں اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت2)

مذکورہ بالا آیت کے تحت شیخ القرآن مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: "یہ انتہائی جامع آیت مبارکہ ہے.........گناہ اور ظلم میں کسی کی بھی مدد نہ کرنے کا حکم ہے۔ کسی کا حق مارنے میں دوسروں سے تعاون کرنا، رشوتیں لے کر فیصلے بدل دینا، جھوٹی گواہیاں دینا، بلاوجہ کسی مسلمان کو پھنسادینا، ظالم کا اس کے ظلم میں ساتھ دینا، حرام وناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں کسی بھی طرح شریک ہونا، بدی کے اڈوں میں نوکری کرنا یہ سب ایک طرح سے برائی کے ساتھ تعاون ہے اور ناجائز ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد02، صفحہ378، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "جس کے پاس آج کھانے کو ہے یا تندرست ہے کہ کما سکتا ہے، اسے کھانے کے لیے سوال حلال نہیں اور بے مانگے کوئی خود دے دے، تو لینا جائز اور کھانے کو اس کے پاس ہے، مگر کپڑا نہیں، تو کپڑے کے لیے سوال کر سکتا ہے، یوہیں اگر جہاد یا طلب علم دین میں مشغول ہے تو، اگرچہ صحیح تندرست کمانے پر قادر ہو اسے سوال کی اجازت ہے، جسے سوال جائز نہیں اس کے سوال پر دینا بھی ناجائز، دینے والا بھی گنہگار ہوگا۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ934، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

07شوال المکرم1442ھ19مئی2021ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے